روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 5/اپریل 2012ء 12 جمادی الاول 1433 ہجری 5 شہادت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 79

شفائے مرض کی دعا

ایک وبائی بیماری میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو یہ بتلایا کہ اس کے ان ناموں کا ورد کیا جاوے یا حفیظ ۔ یا عزیز ۔ یا رفیق یعنی اے حفاظت کرنے والے ۔ اے عزت والے اور غالب اے دوست اور ساتھی!

(البدر۔مورخہ 18 ستمبر 1903ء)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں۔ اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔ اور میں امید رکھتا کہ یہ میری دعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں۔ لیکن وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کرتی ہیں اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہیں اور جن کو مرنا ہرگز یاد نہیں ہے۔ میں اور میرا خدا ان سے بیزار ہے۔ میں بہت خوش ہوں گا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کرلیں کیونکہ خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے۔ اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں۔ اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔ لیکن وہ مفسد لوگ جو میرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھ کر اور یہ کہہ کر کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا، پھر وہ اپنے گھروں میں جا کر ایسے مفاسد میں مشغول ہوجاتے ہیں کہ صرف دنیا ہی دنیا ان کے دلوں میں ہوتی ہے۔ نہ ان کی نظر پاک ہے۔ نہ ان کا دل پاک ہے اور نہ ان کے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ ان کے پیر کسی نیک کام کے لئے حرکت کرتے ہیں۔ اور وہ اس چوہے کی طرح ہیں جو تاریکی میں ہی پرورش پاتا ہے اور اسی میں رہتا اور اسی میں مرتا ہے۔ وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں۔ وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔ جو شخص میری اس وصیت کو نہیں مانتا کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور درحقیقت ایک پاک انقلاب اس کی ہستی پر آجائے اور درحقیقت وہ پاک دل اور پاک ارادہ ہوجائے اور پلیدی اور حرامکاری کا تمام چولہ اپنے بدن پر سے پھینک دے اور نوع انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار ہوجائے اور اپنی تمام خودروی کو الوداع کہہ کر میرے پیچھے ہو جائے۔ میں اس شخص کو اس کتے سے مشابہت دیتا ہوں جو ایسی جگہ سے الگ نہیں ہوتا جہاں مردار پھینکا جاتا ہے اور جہاں سڑے گلے مردوں کی لاشیں ہوتی ہیں۔ کیا میں اس بات کا محتاج ہوں کہ وہ لوگ زبان سے میرے ساتھ ہوں اور اس طرح پر دیکھنے کے لئے ایک جماعت ہو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں اگر تمام لوگ مجھے چھوڑ دیں اور ایک بھی میرے ساتھ نہ رہے۔ تو میرا خدا میرے لئے ایک اور قوم پیدا کرے گا جو صدق اور وفا میں ان سے بہتر ہوگی۔ یہ آسمانی کشش کام کر رہی ہے جو نیک دل لوگ میری طرف دوڑتے ہیں۔ کوئی نہیں جو آسمانی کشش کو روک سکے۔ بعض لوگ خدا سے زیادہ اپنے مکر و فریب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ شاید ان کے دلوں میں یہ بات پوشیدہ ہو کہ نبوتیں اور رسالتیں سب انسانی مکر ہیں اور اتفاقی طور پر شہرتیں اور قبولیتیں ہوجاتی ہیں اس خیال سے کوئی خیال پلید تر نہیں اور ایسے انسان کو اس خدا پر ایمان نہیں جس کے ارادہ کے بغیر ایک پتا بھی گر نہیں سکتا۔ لعنتی ہیں ایسے دل اور ملعون ہیں ایسی طبیعتیں۔ خدا ان کو ذلت سے مارے گا کیونکہ وہ خدا کے کارخانہ کے دشمن ہیں۔ ایسے لوگ درحقیقت دہریہ اور خبیث باطن ہوتے ہیں۔ وہ جہنمی زندگی کے دن گزارتے ہیں اور مرنے کے بعد بجز جہنم کی آگ کے ان کے حصے میں کچھ نہیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 619)

بنیادی امور

داخلہ جامعہ احمدیہ ربوہ

1۔ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

2۔ داخلہ میٹرک/ ایف اے کے نتیجہ کے بعد ہوگا تاہم نتیجہ نکلنے سے قبل درخواست بھجوادی جائے۔

3۔ میٹرک پاس کیلئے عمر کی حد 17 سال اور ایف اے پاس کیلئے 19 سال ہے۔

4۔ امیدوار اپنی درخواست سادہ کاغذ پر اپنے ہاتھ سے لکھ کر بنام وکیل التعلیم تحریک جدید کو بھجوائے۔

5۔ درخواست میں امیدوار اپنا نام، ولدیت، تاریخ پیدائش، تعلیم (میٹرک/ ایف اے)، مکمل پتہ، تصویر پاسپورٹ سائز اور اگر واقف نو ہے تو حوالہ نمبر ضرور تحریر کرے۔

6۔ درخواست پر امیدوار کے والد/ والدہ/ سرپرست کے دستخط ہونے بھی ضروری ہیں۔

7۔ درخواست مکرم امیر صاحب/ صدر صاحب جماعت کی تصدیق اور سفارش سے بھجوائیں۔

8۔ داخلہ کیلئے امیدوار کا تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں پاس ہونا ضروری ہے۔ جس کی تاریخ کا اعلان ہوجائے گا۔

9۔ امیدوار کی طبی رپورٹ کا تسلی بخش ہونا بھی ضروری ہے۔

10۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبر 047-6211082 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

(وکالت تعلیم تحریک جدید ربوہ)

ضرورت کارکن درجہ دوم

دفتر انصاراللہ پاکستان کو ایک کارکن درجہ دوم کی ضرورت ہے۔ جس کیلئے کم از کم تعلیم ایف اے/ ایف ایس سی ہو، کمپیوٹر کا علم جانتا ہو نیز اردو اور انگلش کمپوزنگ میں مہارت رکھتا ہو۔ خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے بعد تصدیق صدر محلّہ/ امیر صاحب جماعت اپنی درخواستیں مع نقول اسناد و سرٹیفکیٹ مورخہ 15/اپریل 2012ء تک دفتر انصاراللہ پاکستان پہنچادیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

9/اپریل 2012ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:25 am	فوڈ فار تھاٹ
1:55 am	گلشن وقف نو
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 6/اپریل 2012ء
3:10 am	سوال و جواب
5:15 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	یسرنا القرآن
6:10 am	گلشن وقف نو
7:15 am	فوڈ فار تھاٹ
7:45 am	ریئل ٹاک
8:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 6/اپریل 2012ء
9:55 am	لقاء مع العرب
10:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 pm	فرنچ پروگرام
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 جون 2006ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:10 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی

10/اپریل 2012ء

2:25 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 6/اپریل 2012ء
4:00 am	تقاریر جلسہ سالانہ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	ان سائیٹ
6:00 am	الترتیل
6:30 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
7:25 am	کوئز پروگرام
8:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 جون 2006ء
9:10 am	ریئل ٹاک
10:10 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2008ء
1:05 pm	ان سائیٹ
1:20 pm	پُرکشش آسٹریلیا
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	ان سائیٹ
5:40 pm	یسرنا القرآن
6:05 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی
9:05 pm	گفتگو پروگرام
9:40 pm	پُرکشش آسٹریلیا
10:10 pm	عربی سیکھئے
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	جلسہ سالانہ جرمنی

11/اپریل 2012ء

12:35 am	عربی سروس
1:35 am	ان سائیٹ
1:45 am	گفتگو پروگرام
2:25 am	پُرکشش آسٹریلیا
2:50 am	گلشن وقف نو
3:55 am	سوال و جواب
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:00 am	یسرنا القرآن
6:30 am	جلسہ سالانہ جرمنی
7:15 am	عربی سیکھئے
7:40 am	پُرکشش آسٹریلیا
8:05 am	گفتگو پروگرام
8:45 am	گلشن وقف نو
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	دعائے مستجاب
11:55 am	یسرنا القرآن
12:30 pm	گلشن وقف نو
1:35 pm	آئینہ
2:25 pm	سوال و جواب
3:15 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	سواحیلی سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:40 pm	الترتیل
6:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جولائی 2006ء
7:25 pm	بنگلہ سروس
8:30 pm	گلشن وقف نو
9:35 pm	فقہی مسائل
10:10 pm	آئینہ
11:05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ جرمنی

12/اپریل 2012ء

12:25 am	ریئل ٹاک
1:25 am	الترتیل
1:55 am	فقہی مسائل
2:25 am	گلشن وقف نو
3:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جولائی 2006ء
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 am	فقہی مسائل
6:05 am	لقاء مع العرب
7:05 am	آئینہ
7:50 am	ریئل ٹاک
8:50 am	الترتیل
9:20 am	دعائے مستجاب
9:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جولائی 2006ء
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
12:05 pm	سیرت النبی ﷺ
1:05 pm	فیتھ میٹرز
2:15 pm	سپاٹ لائیٹ
3:15 pm	انڈونیشین سروس
4:20 pm	پشتو سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	بنگلہ سروس
7:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
8:10 pm	سپاٹ لائیٹ
9:05 pm	فیتھ میٹرز
10:10 pm	سیرت النبی ﷺ
11:15 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:40 pm	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ

تعارف کتب

چک چھٹہ کے معروف احمدی حکیم عبدالعزیز

مرتبہ: امۃ الحفیظ بنت حکیم منور احمد عزیز
ناشر: حکیم منور احمد عزیز
پرنٹر: شہاب پرنٹنگ پریس
صفحات: 66

جماعت احمدیہ چک چھٹہ ضلع حافظ آباد کا قیام 1958ء میں ہوا اور مکرم حکیم عبدالعزیز صاحب اس جماعت کے بانیوں میں سے ہیں۔ جن کی دن رات کی کاوشوں، محنت، دعوت الی اللہ اور دعاؤں کے نتیجہ میں یہ جماعت دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی گئی۔ محترم حکیم عبدالعزیز صاحب کی شخصیت انتہائی سادہ مزاج، بے تکلف بود و باش، بے ریا محبت و پیار اور بے لوث خدمت و ایثار کا امتزاج تھی۔ آپ سادہ مزاج کے کم تعلیم یافتہ مگر ایمان و عرفان میں بہت آگے تھے، ان کو دعوت الیٰ اللہ کا جنون تھا، حاذق حکیم تھے اور خدمت خلق کا جذبہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ دو مرلہ کی جگہ سڑک کے کنارے لے کر اعلائے کلمۂ حق بلند کیا اور دعاؤں اور عبادتوں سے اس کو آباد کیا۔ چک چھٹہ گوجرانوالہ حافظ آباد روڈ پر حافظ آباد سے چار کلومیٹر کے فاصلے پر مشہور قصبہ ہے۔ محترم حکیم عبدالعزیز صاحب کی محنتوں اور عبادتوں کا ثمرہ اب برلب سڑک دو منزلہ احمدیہ بیت الذکر موجود ہے۔

زیر نظر کتاب میں حکیم عبدالعزیز صاحب کے چند قابل ذکر واقعات قلمبند کئے گئے ہیں جو حکیم منور احمد عزیز صاحب نے اپنی بیٹی کو بتائے تھے

محترم حکیم عبدالعزیز صاحب 1911ء کو بمقام پیر کوٹ ثانی پیدا ہوئے۔ آپ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ دسمبر 1932ء کو ایک خواب کی بناء پر حضرت مصلح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ احمدیت کی وجہ سے بہت تکلیف اٹھانی پڑی مگر آپ ثابت قدم رہے۔ آپ نے 25 سال کی عمر میں تعلیم بالغاں سکیم میں پرائمری کا امتحان پاس کیا اور اپنی ذہانت کی وجہ سے فارسی، اردو اور عربی کی کئی کتابیں پڑھیں۔ 1939ء میں آپ نے اپنے مطب عزیز دواخانہ کی بنیاد رکھی اور حکمت کو بطور پیشہ اختیار کرلیا۔ 1953ء میں آپ کا بائیکاٹ ہوگیا۔

محترم حکیم صاحب کی اس سیرت و سوانح میں آپ کی زندگی کے تجارب، مشاہدات، دعوت الیٰ اللہ اور دینی غیرت رکھنے والے واقعات علم کلام کے حوالے سے بے شمار اور علمی نکتے موجود ہیں آپ کی وفات 1988ء میں ہوئی۔ اس طرح کی کتب میں ایمان افروز واقعات اور بزرگان سلسلہ کا مشکلات کے دور میں جماعت احمدیہ کے لئے قربانیاں دینا نئی نسل کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث اور قابل تقلید ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تحریک کہ اپنے خاندان کے بزرگان کو زندہ رکھیں اور ان کے حالات قلمبند کریں، اسی حکمت اور ضرورت کی وجہ سے ہے۔

(ایف۔شمس)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

محمد طاہر ندیم صاحب۔ عربی ڈیسک یو۔کے

مصالح العرب۔ عرب اور احمدیت

«قسط نمبر 35»

1985ء کا تاریخی جلسہ سالانہ برطانیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت کے بعد 1985ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ میں عربوں کا ایک وفد شامل ہوا یہاں پر اس جلسہ میں شامل ہونے والے بعض افراد کے جذبات اور ملاحظات ومشاہدات کا تذکرہ خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

مکرم عبد اللہ اسعد عودہ صاحب اور مکرم عبداللطیف اسماعیل عودہ صاحب نے ہماری درخواست پر اس بارہ میں اپنی تحریر مورخہ 5/جون 2009ء ارسال فرمائی جس کا خلاصہ نذر قارئین کیا جاتا ہے۔

1985ء کا جلسہ سالانہ برطانیہ 4 تا 6/اپریل کو منعقد ہوا۔ اس میں شامل ہونے کے لئے اہل کبابیر کا 24/افراد پر مشتمل ایک وفد حاضر ہوا۔ جن کے ساتھ کبابیر میں جماعت کے مربی مکرم شریف احمد امینی صاحب بھی تشریف لائے۔ علاوہ ازیں سیریا اور اردن اور مصر اور کویت سے بعض عرب احباب نے بھی شرکت کی یوں عربوں کے اس وفد کی کل تعداد تیس کے لگ بھگ ہوگئی اور شاید تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ اتنی بڑی تعداد میں عربوں کا وفد خلیفہ وقت کی موجودگی میں کسی مرکزی جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہو۔

چونکہ کبابیر کے احمدیوں کے لئے پاکستان کا سفر تو ناممکن تھا اور قبل ازیں خلیفہ وقت سے ملاقات کی یہی صورت میسر تھی کہ اُن دنوں میں جب کبھی حضور یورپ کے دورہ پر تشریف لائیں تو وہ بھی یورپ میں آ جائیں، لیکن یہ توفیق بھی بہت کم احمدیوں کو ملتی تھی۔ دوسری طرف خلیفہ وقت سے ملاقات کی خواہش ہر احمدی کے دل میں موجزن تھی۔ لہٰذا حضور انور کی ہجرت کے بعد جب آپ سے ملاقات کی یہ راہ کھل گئی تو کبابیر کے احمدی بھائیوں کی خوشی دیدنی تھی۔ دوسری طرف اس لئے بھی ہماری مسرت کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھی ایک لمبے عرصہ کے انتظار کے بعد مرکزی جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق دی تھی۔ ہمارے لئے اسلام آباد میں رہائش کا اعلیٰ انتظام کیا گیا تھا اور خدمت کرنے اور خاص خیال رکھنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی گئی۔

مختلف ممالک کے وفود اور ہر رنگ ونسل کے افراد سے دینی محبت واخوت کے جذبات کے ساتھ ملاقاتوں میں ایک عجیب حلاوت اور روحانی لذت تھی جس کا بیان ناممکن ہے۔

علاوہ ازیں حضور نے ہمیں دعوت پر بلایا بلکہ متعدد بار بڑے پیار سے ہمیں آموں کے تحائف بھی بھجوائے۔ جلسہ کے بعد مجلس شوریٰ میں بھی حضور انور نے ہمیں شمولیت کی اجازت مرحمت فرمائی چنانچہ مربی سلسلہ کبابیر کے علاوہ مکرم محمود احمد عودہ صاحب اور مکرم عبداللہ اسعد عودہ صاحب نے یہ سعادت پائی۔

حضور انور کی نصائح

حضور نے ایک تو ہمیں ان جلسوں میں تمام احباب کو حسب استطاعت شامل ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ دوسرے نظام جماعت کے پورے طور پر قیام اور ذیلی تنظیموں کے فعال کردار جیسے امور کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ حضور انور کی اس نصیحت کا یہ اثر ہوا کہ حضور انور کی وفات تک کبابیر کے اکثر احمدیوں کی جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت اور خلیفہ وقت سے ملاقات ہوگئی اور بعض کا مضبوط ذاتی تعلق قائم ہوگیا۔ اور ہر ایک کو یا اس کے اہل خاندان کو خلیفۂ وقت سے تعلق کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی روحانی لذت کے خزانے کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور حاصل ہوگیا۔

واپس روانگی سے قبل حضور انور نے ہمیں شرف ملاقات بخشا اور سب کے ساتھ اجتماعی تصویر بھی بنوائی۔

ایک حسین اتفاق

مکرم عبداللہ اسعد صاحب از کبابیر لکھتے ہیں کہ:

جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کے بعد واپسی پر مجھے جرمنی جانے اور افراد جماعت سے ملاقات کا بھی اتفاق ہوا۔ چونکہ اس سے قبل بھی مجھے متعدد بار جرمنی جانے کا اتفاق ہوا تھا اس لئے وہاں کے متعدد احمدیوں کے ساتھ خاکسار کے اچھے تعلقات تھے۔ وہاں Dietzenbach کے علاقہ میں 1967ء سے میرے ایک احمدی دوست مکرم شریف خالد صاحب رہتے تھے جنہوں نے بڑے پیار اور محبت سے مجھے کھانے پر بھی بلایا جس میں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے بھی شرکت فرمائی جو کہ اس وقت صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی تھے۔ اس دعوت میں مکرم شریف خالد صاحب نے ہمیں ایک بہت بڑا سرپرائز دیا، وہ کہنے لگے کہ آپ عرب احباب اس جلسہ میں شرکت کرنے کی وجہ سے بہت خوش قسمت ہیں۔ کیونکہ آپ کے وجود میں حضرت مسیح موعود کا آج سے پورے ایک سوسال قبل کا الہام پورا ہوا۔ اور وہ یہ ہے: یَدْعُوْنَ لَکَ اَبْدَالُ ...... جو کہ حضور کو 6/اپریل 1885ء کو ہوا یعنی اس جلسہ سالانہ کے دوسرے دن اس کو پورے سوسال ہوگئے۔

مکرم عبداللہ اسعد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب حضور انور کی خدمت میں اس الہام کے پورا ہونے کی بابت لکھا تو حضور نے اس پر اپنے مکتوب گرامی میں فرمایا:

I was deeply touched to hear that.

ایک زبردست پیشگوئی

مکرم عبداللہ اسعد صاحب کی مذکورہ بالا بات کے بعد جب ہم نے حضرت مسیح موعود کے اس الہام کی مکمل تفاصیل کو دیکھا تو ایک عجیب توارد سامنے آیا جو نذر قارئین کیا جاتا ہے۔ اس الہام کی تفصیل درج کرتے ہوئے حضور 6/اپریل 1885ء کو اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

”آج اسی وقت میں نے خواب دیکھا ہے کہ کسی ابتلاء میں پڑا ہوں اور مَیں نے اِنَّا لِلّٰہِ ...... کہا اور جو شخص سرکاری طور پر مجھ سے مؤاخذہ کرتا ہے میں نے اس سے کہا کیا مجھ کو قید کریں گے یا قتل کریں گے۔ اس نے کچھ ایسا کہا کہ انتظام یہ ہوا ہے کہ گرایا جائے گا۔ مَیں نے کہا کہ مَیں اپنے خداوند تعالیٰ جلّشانہ کے تصرف میں ہوں جہاں مجھ کو بٹھائے گا بیٹھ جاؤں گا اور جہاں مجھ کو کھڑا کرے گا کھڑا ہو جاؤں گا اور یہ الہام ہوا: یَدْعُوْنَ لَکَ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعِبَادُ اللّٰہِ مِنَ الْعَرَبِ۔ یعنی تیرے لئے ابدال شام کے دعا کرتے ہیں۔ اور بندے خدا کے عرب میں سے دعا کرتے ہیں۔

خدا جانے یہ کیا معاملہ ہے اور کب اور کیونکر اس کا ظہور ہو۔

(از مکتوب مؤرخہ 6/اپریل 1885ء مکتوبات احمدیہ جلد اوّل صفحہ 86)

حضرت مسیح موعود کو یہ الہام اس وقت ہوا جب ابھی جماعت کا کہیں کوئی نام ونشان بھی نہ تھا اور نہ ہی حضور نے جماعت کے قیام کا کوئی اعلان فرمایا تھا بلکہ یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ کو بعض بزرگوں کی طرف سے کہا جا رہا تھا کہ:

”تم مسیحا بنو خدا کے لئے“ اور آپ ہماری بیعت لیں۔ لیکن آپ یہی فرما رہے تھے کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے بیعت لینے کا حکم نہیں ہوا۔

ایسے وقت میں کسی کو یہ الہام ہو کہ ہندوستان کے چند لوگ تیری بیعت کریں گے اور پھر ایسا ہو جائے تو بھی وہ اس کی صداقت کی دلیل ہے۔ لیکن اگر یہ الہام ہو کہ:

1۔ تیری بیعت میں عربوں کی ایک جماعت شامل ہونے والی ہے۔

2۔ وہ جماعت عام لوگوں کی نہیں ہوگی بلکہ ایسے خواص ہوں گے کہ جن میں سے کچھ عباد اللہ، کچھ صلحاء اور کچھ ابدال کے درجہ پر ہوں گے۔

3۔ یہی نہیں بلکہ جتنے نیک اور صالح اور روحانیت میں ترقی کرنے والے وہ خود ہوں گے اتنا ہی تیرے ساتھ محبت، اخلاص اور وفا میں بڑھنے والے ہوں گے یہاں تک کہ تیرے لئے دعائیں کریں گے۔

یہ اتنی بڑی بات ہے کہ کوئی انسان از خود اس کی جرأت نہیں کرسکتا۔ بلکہ یہ صرف اور صرف وہ خدا ہی کہہ سکتا ہے جس کا دلوں پر تصرف ہے، جو عالم الغیب ہے، جو اپنے فرستادوں کی مدد کرتا ہے اور ان کی نصرت کے لئے اپنی وحی کے ذریعہ دنیا کی مختلف اقوام میں سے ”رجال“ کو منتخب کر کے خود ارسال کر دیتا ہے۔

بلا شبہ یہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک عظیم نشان ہے۔

یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود کا یہ رؤیا اور الہام آپ کی زندگی میں ہی اس طرح پورا ہوا جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت الشیخ محمد بن احمد المکی، حضرت محمد سعید الشامی الطرابلسی صاحب، حضرت عبداللہ عرب، حضرت سید علی ولد شریف مصطفیٰ عرب، حضرت عثمان عرب، حضرت حاجی مہدی بغدادی وغیرہ صلحاء العرب اور عباد اللہ من العرب اور ابدال شام کی صورت میں آپ کی بیعت میں دے دیا اور یہ خوش قسمت عرب رفقاء اس الہام کے پہلے مصداق بنے۔

ایک عجیب توارد

جیسا کہ اس رؤیا اور الہام کے درج فرمانے کے بعد حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ:

”خدا جانے یہ کیا معاملہ ہے اور کیونکر اس کا ظہور ہو۔“

اس کے مطابق اس کے اور بے شمار معانی ہوں گے اور نہ معلوم آئندہ کس طور پر اور کن معنوں میں اور کتنی دفعہ اس نے پورا ہونا ہے۔ تاہم اس کے پورا ہونے کی ایک صورت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے عہد مبارک میں بھی پیدا ہوئی۔ آیئے اب دیکھتے ہیں کہ اس الہام کے پورا ہونے کی یہ تجلی کیسے ظاہر ہوئی۔

اس رؤیا کی ابتداء میں حضور فرماتے ہیں:

”میں نے خواب دیکھا ہے کہ کسی ابتلاء میں پڑا ہوں اور میں نے اناللہ ...... کہا اور جو شخص سرکاری طور پر مجھ سے مؤاخذہ کرتا ہے میں نے اس سے کہا کیا مجھ کو قید کریں گے یا قتل کریں گے۔ اس نے کچھ ایسا کہا کہ انتظام یہ ہوا ہے کہ گرایا جائے گا۔ میں نے کہا کہ میں اپنے خداوند تعالیٰ جل شانہ کے تصرف میں ہوں جہاں مجھ کو بٹھائے گا بیٹھ جاؤں گا اور جہاں مجھ کو کھڑا کرے گا کھڑا ہو

جاؤں گا‘‘۔

یہ کلمات بعینہٖ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت پر بھی صادق آتے ہیں جو کہ ایک بہت بڑا ابتلاء تھا۔آپ کو قید وقتل کرنے کی بڑے پیمانے پر سازش تیار ہو چکی تھی جس کو عملی جامہ پہنانے کی کوششیں ہو رہی تھیں اور دشمن اپنی دانست میں اس حربہ سے نہ صرف آپ کو گرانے کا سوچ رہا تھا بلکہ آپ کے بعد جماعت کے وجود کو بھی مٹتا ہوا خیال کر رہا تھا۔لیکن ہوا وہی جو خدا نے چاہا۔آپ خدا کے تصرف کے تحت چلتے گئے اور جہاں اللہ نے بٹھایا بیٹھ گئے، جہاں کھڑا کیا کھڑے ہو گئے اور معجزانہ طور پر خدا تعالیٰ کی حفظ وامان میں ہجرت کر کے دیار مغرب میں پہنچ گئے۔

اب اس رؤیا کے دوسرے حصہ کے پورے ہونے کی باری تھی جو کہ الہام الٰہی سے عبارت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 29/اپریل 1984ء کو ہجرت فرمائی۔اس سال تو جلسہ سالانہ برطانیہ گزشتہ طے شدہ تواریخ کے مطابق مؤرخہ 27,26/اگست کو صرف دو دن کے لئے ہوا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل بھی جلسہ سالانہ برطانیہ صرف دو دن کے لئے اور اکثر اگست کے مہینے میں ہوتا تھا۔

اگلے سال 1985ء کے جلسہ سے قبل جماعت نے اسلام آباد ٹلفورڈ کی وسیع اراضی خرید لی تھی چنانچہ یہاں پر ایک عالمگیر جلسہ ہوا۔اس جلسہ میں یہ عجیب بات ہوئی کہ اس کی تواریخ اگست کی بجائے 6,5 اور 7/اپریل مقرر ہوئیں اور ان کی درمیانی تاریخ یعنی 6/اپریل کے دن حضرت مسیح موعود کے اس رؤیا اور الہام پر پورے 100 سال مکمل ہو گئے تھے۔ اور یہی وہ جلسہ تھا جس میں پہلی بار 47 ممالک کے وفود شامل ہوئے۔اس موقعہ پر عرب ممالک سے بھی پہلی دفعہ تقریباً تیس افراد پر مشتمل ایک وفد شامل ہوا۔ اس سے قبل جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اتنی بڑی تعداد میں عرب احباب شاید کسی مرکزی جلسہ میں شامل نہیں ہوئے تھے۔یوں بڑی شان کے ساتھ اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود کا یہ الہام اس انوکھے رنگ میں پورا ہوا اور آج خلافت خامسہ کے عہد مبارک میں تو صلحائے عرب اور ابدال الشام کی حضرت مسیح موعود کے لئے دعائیں اس قدر نمایاں ہو کر سامنے آئی ہیں کہ اس کا ایک زمانہ گواہ بن گیا ہے۔

مربیان کرام کی عرب ممالک میں روانگی

جیسا ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ہجرت کے بعد دیگر بیرونی ممالک اور اقوام کے ساتھ ساتھ عربوں میں بھی دعوت الی اللہ کو بڑی اہمیت دی۔عربوں میں دعوت الی اللہ کی کامیابی کا ایک اہم نکتہ عربی زبان میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر مہیا کرنا تھا۔اس کمی کو پورا کرنے کے لئے مربیان کرام کو عربی زبان کی مزید تعلیم کے لئے عرب ممالک میں بھجوایا۔ان میں سے بعض مربیان کرام کا ذکر پہلے گزر چکا ہے،بعض کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے لندن میں کسی مجلس میں اس بات کا ذکر فرمایا کہ چند مربیان کو مختلف زبانوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرونی ممالک بھجوایا جائے۔ اس سلسلہ میں مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ انہوں نے جامعہ احمدیہ ربوہ میں چند متخصّصین تیار کئے تھے اگر حضور پسند فرمائیں تو انہیں بعض عرب ممالک میں عربی زبان کی اعلیٰ تعلیم کیلئے بھجوا دیا جائے۔چنانچہ اس بنا پر پاکستان سے مکرم نصیر احمد صاحب قمر اور مکرم منیر احمد صاحب جاوید کو لندن بھجوانے کی کارروائی شروع ہوئی اور ویزہ ملنے پر یہ دونوں مربیان 16/مئی 1985ء کو لندن پہنچ گئے۔

شام روانگی اور ہدایات

لندن میں کام کی زیادتی اور عملہ کی کمی کی وجہ سے کچھ عرصہ انہوں نے لندن میں رہ کر کام کیا۔ ازاں بعد یہ فیصلہ ہوا کہ انہیں عربی زبان کی اعلیٰ تعلیم کے لئے شام بھجوا دیا جائے۔لہٰذا مورخہ 2/اپریل 1986ء کو حضور انور نے اسلام آباد میں انہیں ہدایات دیں جن میں ایک یہ بھی تھی کہ وہاں جا کے زبان سیکھنے کے ساتھ ساتھ جماعت کو بھی سنبھالیں۔

3/اپریل 1986ء کو یہ دونوں مربیان کرام شام پہنچ گئے۔ائرپورٹ پر استقبال کے لئے آنے والے احمدیوں میں مکرم محمد الشوا صاحب،مکرم ناصر عودہ صاحب، مکرم منیر ادلبی صاحب، مکرم نذیر مرادنی صاحب،اور مکرم خالد عباس ابوراجی صاحب شامل تھے۔

پروگرام تو یہ تھا کہ شام میں انہیں کسی انسٹیٹیوٹ میں داخلہ مل جائے گا جس کی بنا پر ان کے ویزہ میں توسیع ہو جائے گی لیکن باوجود انتہائی کوشش کے ایسا نہ ہو سکا اور پانچ ہفتوں کے مختصر قیام کے بعد انہیں واپس لندن آنا پڑا۔حضور انور نے لندن سے روانگی سے قبل دونوں مربیان میں سے مکرم نصیر احمد قمر صاحب کو نگران بنا کر خط ارسال کیا تھا اور ان سے تعاون کی ہدایات پر مشتمل ایک خط شام کی جماعت کو بھی ارسال کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔مربیان کرام نے یہ خط دستی لے جانا چاہا لیکن اس وقت کے عربی ڈیپارٹمنٹ کے انچارج حسن عودہ صاحب نے اسے ڈاک کے ذریعہ بھیجنے پر ہی اصرار کیا۔شام پہنچنے پر ائیرپورٹ پر تو کوئی مشکل پیش نہ آئی تاہم چند دنوں کے بعد ان کے پاس سی آئی ڈی کے کچھ لوگ آئے جنہوں نے ان کے آنے کا سبب پوچھا۔ان کے اس جواب کے بعد کہ عربی زبان کی مزید تعلیم کے لئے یہاں آئے ہیں، یہ سی آئی ڈی والے تو چلے گئے لیکن اس کے بعد نہ تو انہیں کہیں داخلہ ملا نہ ہی ویزہ میں توسیع ہو سکی اور دلچسپ بات یہ کہ لندن سے پوسٹ کیا ہوا خط نہ ان کی موجودگی میں انہیں وہاں ملا، نہ ہی ان کے بعد وہاں پہنچا۔شاید یہ خط سی آئی ڈی والوں کے ہاتھ لگ گیا تھا اور انہیں نہ جانے کیا خوف تھا جس کی بنا پر دونوں مربیان کو وہاں پر تعلیم حاصل کرنے کا موقع نہ دیا گیا۔

اس وقت میڈیا نے اتنی ترقی ابھی نہیں کی تھی نہ ہی جماعت کا ٹی وی چینل تھا نہ ویب سائٹ اور نہ دیگر تیز ترین ذرائع جو آجکل میسر ہیں۔اس لئے جماعتیں ان معلومات کے سلسلہ میں زیادہ تر ڈاک پر ہی انحصار کرتی تھیں اور شام میں شاذونادر کے طور پر ہی ڈاک پہنچتی تھی۔اس لئے ان پانچ ہفتوں کے قیام میں دوڑ بھاگ سے بچنے والے وقت میں مربیان کرام کو احمدی احباب کے ساتھ بیٹھنے کا جتنا بھی موقعہ ملا تو انہیں خلیفۂ وقت کی مصروفیات،آپ کی مختلف تحریکات اور ان کے شیریں ثمرات، اسی طرح مرکز جماعت اور دیگر علاقوں میں جماعت کی خبریں بتائی گئیں جن سے وہ بالکل ہی بے خبر تھے۔ان چند دنوں کے بارہ میں مکرم نصیر احمد قمر صاحب نے اپنی کچھ یادیں بیان فرمائیں جو ان کی زبانی نذر قارئین کی جاتی ہیں۔

جماعت کے لوگوں کو جماعت کے عالمی حالات کی کچھ خبر نہ تھی۔ پاکستان اور دیگر ممالک میں احمدیوں کے ساتھ ظلم کے واقعات کا بہت کم علم تھا۔ اس لئے جب بھی ہمیں موقعہ ملتا اور ہم انہیں یہ واقعات سناتے تو یہ بڑی دلچسپی سے سنتے تھے۔ان کو مرکز سے،خلیفۂ وقت سے رابطے کی ایک تڑپ تھی۔ان کے ساتھ ہماری گفتگو ہوتی تو ہماری عربی زبان کی پریکٹس ہو جاتی اور انہیں جماعت کے حالات کے بارہ میں معلومات مل جاتیں۔

مکرم منیر الحصنی صاحب ان دنوں علیل تھے۔ ان سے ملاقات تو ہو جاتی تھی لیکن زیادہ گفتگو نہیں کر سکتے تھے۔

ہمارے وہاں قیام کے دوران مکرم ناصر عودہ صاحب اور ان کے اہل خانہ نے بہت اخلاص اور محبت کا اظہار فرمایا۔ان کی اہلیہ باصرار خود ہی کھانا بناتی رہیں اور ہمیں نہیں پکانے دیا۔اسی طرح مکرم محمد الشوا صاحب کے بھائی مکرم زکریا الشوا صاحب نے بھی بہت سیر کروائی۔ وہ ہمیں لے کر وہاں پر صحابہ رسولؐ اور صحابیات کے مزارات پر گئے۔ علاوہ ازیں آثار قدیمہ اور کئی تاریخی عمارات اور مقامات کی بھی سیر کروائی۔

مکرم نذیر مرادنی صاحب جب بھی ہمارے پاس بیٹھتے کاغذ قلم نکال کر ہماری باتوں کے نوٹس لیتے تھے۔اکثر ذکر کیا کرتے تھے کہ گزشتہ عرصہ میں جو بھی جماعت کا نمائندہ یا مربی یہاں تشریف لایا ہے ان کی باتوں کے نوٹس ان کے پاس لکھے ہوئے موجود ہیں۔ ہماری وہاں موجودگی کے عرصہ میں مکرم نذیر مرادنی صاحب کے بھائی نے بیعت کی تھی۔

وہاں مرکز سے جو ڈاک پہنچتی تھی اس میں سے اکثر جماعت کے اردو زبان میں رسالے تھے جن کو پڑھ کے سمجھنے سے وہ قاصر تھے اس لئے ہم نے دیکھا کہ ان کو کسی نے کھولا تک نہ تھا۔ہم نے کھول کر ان میں مذکور بعض خبروں اور مضامین سے احباب کو آگاہ کیا تو وہ بڑے حیران ہو کر کہنے لگے کہ ہمیں تو پتہ بھی نہیں تھا کہ ان رسائل میں اس قدر خزانے موجود ہیں۔

ایک دفعہ مکرم محمد الشوا صاحب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس ان کے ایک وکیل دوست بھی تشریف رکھتے تھے۔وہ کہنے لگے کہ قرآن کریم میں آیا ہے کہ رسول کریم ﷺ کی زندگی میں تمہارے لئے اسوۂ حسنہ موجود ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے 40 سال کی عمر میں نبوت کا اعلان کیا اور 63 سال کی عمر میں وفات پائی۔یوں آپ نے 23 سال نمازیں ادا کیں۔ لہٰذا اگر کوئی 23 سال تک نمازیں پڑھ لے تو اس کے لئے کافی ہو گا۔ مکرم محمد الشوا صاحب نے مجھے کہا کہ ان کے سوال کا کیا جواب ہو سکتا ہے۔میں نے عرض کیا کہ آنحضرت ﷺ کا یہ اُسوہ نہیں کہ 23 سال تک نمازیں ادا کیں بلکہ وَاعْبُدْ رَبَّکَ ...... (الحجر:100) کے حکم کی تعمیل میں آنحضرت ﷺ کا اُسوہ یہ ہے کہ آپ نے زندگی کے آخری سانس تک نمازیں ادا کیں حتیٰ کہ آخری بیہوشی کی حالت سے بھی جب افاقہ ہوتا تو آپ نماز کے بارہ میں ہی دریافت فرماتے۔ پس اسوہ حسنہ کی پیروی کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہم آپ ﷺ کی طرح زندگی کے آخری سانس تک نماز ادا کرتے رہیں۔دوسری بات یہ ہے کہ یہ کس طرح تصور کر لیا جائے کہ جو نماز ہم پڑھ رہے ہیں وہ بعینہٖ آنحضرت ﷺ کی نماز کے برابر ہے۔شاید ہماری ساری عمر کی نمازیں رسول اللہ ﷺ کی ایک نماز کے بھی برابر نہ ہو سکیں گی۔ پھر ایسی صورت میں کیونکر ممکن ہے کہ کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میں نے اس قدر نمازیں پڑھ لی ہیں جتنی رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں ادا کی تھیں۔ میرے اس جواب پر وہ دوست بالکل خاموش ہو گئے۔

اس وقت وہاں پر باقاعدگی سے نماز جمعہ ادا کی جاتی تھی۔ جب ہماری واپسی کا فیصلہ ہو گیا تو آخری جمعہ میں نے پڑھایا اور ایک گھنٹے کا فی البدیہہ خطبہ عربی زبان میں دیا جس میں قرآن مجید کے حوالہ سے باہمی اتفاق واتحاد اور حبل اللہ کے ساتھ چمٹے رہنے کا مضمون بیان کیا۔ احباب کرام نے اس کو بہت سراہا۔ بالآخر 9 مئی 1986ء کو یکم رمضان المبارک کے دن ہماری واپسی ہوئی۔

1987ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع مجھے بھی ناروے کے دورہ پر ساتھ لے گئے۔ وہاں پر کچھ عرب مہمان بھی آ گئے۔ان کے ساتھ حضور انور گفتگو فرمانے لگے تو فرمایا نصیر قمر کو بلائیں۔

حضور انور کے پر معارف مضامین کا عربی میں ترجمہ کرنا میرے لئے بہت مشکل کام تھا۔ کچھ دیر تو میں نے جیسے تیسے کام چلایا پھر ایک عرب احمدی آ گئے جن کو عربی کے علاوہ انگریزی بھی آتی تھی لہٰذا ترجمہ کی ذمہ داری انہوں نے سنبھال لی۔

اس ابتدائی عرصہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی عربی ڈاک کے جوابات تیار کرنے کی بھی توفیق ملی۔ حضور عربوں کو بہت وقت دیتے اور ان کا خاص خیال رکھتے تھے۔ جلسہ سالانہ پر عرب احباب قصیدہ پڑھا کرتے تھے۔ اس کی نگرانی اور تیاری بھی حضور انور نے میرے ذمہ کر دی تھی اور شاید مقصد یہ بھی تھا کہ انہیں اس طرح کچھ نہ کچھ انتظامی اور مرکز کی باتیں پتہ چلیں گی اور تربیت ہوگی۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے ایک خطاب میں حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کا چندہ اب خدا کے فضل سے اربوں میں داخل ہو چکا ہے اور ساتھ ہی فرمایا کہ عربوں میں بھی جماعت کثرت اور تیزی سے نفوذ کرے گی۔ گو اس سے قبل عربوں کا کوئی ذکر نہیں ہوا تھا لیکن حضور انور کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے اور آج ہم ان کے پورا ہونے کے نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ نظام خلافت کی ایک یہ بھی خوبی ہے کہ اس کے کاموں میں تسلسل ہوتا ہے۔

شام سے لندن واپس آنے کے کچھ عرصہ بعد مکرم منیر احمد صاحب جاوید کو مصر میں عربی زبان سیکھنے کے لئے بھجوایا گیا جہاں وہ قریباً ڈیڑھ سال رہے۔ اسی طرح مکرم صفدر حسین عباسی صاحب کو بھی اسی غرض سے 8 رجولائی تا 24 رستمبر 1985ء شام میں رہنے کی توفیق ملی لیکن نامساعد حالات کی وجہ سے واپس آنا پڑا۔

الٰہی جماعتوں کا ایک روشن نشان یہ ہوتا ہے کہ سعید روحیں ان میں شامل ہوتی چلی جاتی ہیں اور دن بدن ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا جاتا ہے، جبکہ ان کے مخالفین کی زمین رفتہ رفتہ کناروں سے کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہ امر اس قدر معلوم و مشہود ہوتا ہے کہ الٰہی جماعت کی صداقت پر ایک زبردست دلیل بن جاتا ہے۔ مخالفین سر توڑ کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح لوگوں کو قبول حق سے روک دیں یا جو قبول کر چکے ہیں ان کو برگشتہ کر دیں لیکن وہ اپنی اس کوشش میں ہمیشہ ناکام رہتے ہیں۔ لیکن اگر کبھی کوئی شخص اپنی بدقسمتی سے برگشتہ ہو کر ان کے پاس پہنچ جائے تو اس پر اس قدر یہ شور مچاتے ہیں کہ جیسے دنیا فتح کر لی ہو۔ درحقیقت ان کا شور اس بات کی دلیل ہوتا ہے کہ ان کو ایسا دیکھنا کبھی نصیب نہیں ہوا۔ لیکن اس کے بالمقابل ان کے آس پاس سے، ان کے عزیز و اقارب سے اور ان کے قرب و جوار سے لوگوں کا بکثرت الٰہی جماعت میں داخل ہوتے چلے جانا ان معاندین کی حسرتوں اور ناکامیوں میں اضافہ کا باعث بن رہا ہوتا ہے اور ان کی ایک نہیں چلتی۔

والد محترم ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب کا ذکر خیر

ر۔ن۔ظفر

حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے مبارک نام پر رکھی جانے والی مبارک تحریک ''نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم'' کوئی معمولی تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک ایسا فضل ہے جسے آئندہ زمانہ میں غلبہ دین حق کیلئے اس کی اساس میں اہم کردار ادا کرنا تھا۔

یہ عظیم الشان تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر جماعت کے سامنے پیش فرمائی۔ افریقہ کے غریب ممالک کی مدد کرنے، ان کی ترقی اور بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے یہ تحریک پیش کی گئی تھی۔ بعد میں آنے والے حالات نے یہ ثابت کر دیا کہ اس تحریک سے بیشمار برکات سامنے آئیں اور اب تک افریقہ کی غریب اقوام اس مبارک تحریک سے برکات حاصل کر رہی ہیں۔ افریقہ کی ترقی خواہ روحانی ہو یا ملکی ہر لحاظ سے ان اقوام پر اس تحریک کے مبارک اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

میرے والد ڈاکٹر ایس ایم حسن صاحب کے نام سے جانے جاتے تھے۔ آپ کا شمار نصرت جہاں سکیم کے تحت وقف کرنے والے اُن ابتدائی ڈاکٹروں میں ہوتا ہے جنہوں نے زندگی کے کچھ سال اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے افریقہ میں خدمت بنی نوع انسان کیلئے پیش کئے آپ سیرالیون بھجوائے جانے والے تیسرے ڈاکٹر تھے۔ جہاں روکوپر Rokupr میں آپ کو متعین کیا گیا اور روکوپر احمدیہ ہسپتال کی ابتداء آپ نے کی۔

والد صاحب کے متعلق مزید کچھ لکھنے سے پہلے خاکسار مختصراً ان کے خاندانی حالات بیان کرے گی۔ خاکسار کے دادا جان سردار نور احمد صاحب آٹھویں جماعت کے طالب علم تھے جب خلافت ثانیہ کے دور میں آپ نے احمدیت قبول کی اور اس طرح ہمارے خاندان میں احمدیت کا آغاز ہوا۔ اس وقت کے رسم و رواج کے مطابق دادا جان کی شادی ان کی برادری میں ہی بی بی غلام فاطمہ سے ہوئی جو غیر احمدی تھیں اور دادا جان کی زندگی میں انہوں نے بیعت نہیں کی۔ ہمارے دادا جان بہت نیک، دعا گو اور تہجد گزار بزرگ تھے۔ سب کو ادب سے پکارا کرتے۔ بڑوں کا تو احترام کیا ہی کرتے تھے بچوں کو بھی میاں، بیٹا یا بٹو کہہ کر مخاطب ہوا کرتے تھے۔ خلافت احمدیہ سے بے انتہا محبت کرنے والے تھے۔ خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں خط لکھنا انہوں نے ہی سکھایا۔ اپنے تمام تر اعلیٰ اخلاق کے باوجود ان کے خاندان میں کوئی اور احمدی نہ ہوا۔ 1992ء میں دادا جان کی وفات ہو گئی تو 1994ء میں دادی جان بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئیں۔ دادا جان کی زندگی میں وہ احمدی نہ ہوئیں جس کی انہیں بڑی حسرت رہی۔

خاکسار کے والد محترم ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے اور دو بہنوں کے اکلوتے بھائی تھے۔ انہیں اپنی والدہ سے بے انتہا محبت تھی اور ان کی کوئی بات بھی ٹالا نہیں کرتے تھے لیکن دین کے معاملہ میں بڑے بہادر تھے۔ باوجود اس کے کہ ان کی تربیت ایک غیر احمدی ماں کے زیر سایہ ہوئی تھی جس سے وہ بہت محبت بھی کرتے تھے لیکن جب دین کا معاملہ آیا تو اپنے والد محترم کے دین یعنی احمدیت کو ترجیح دی اور گھر میں کھلا اعلان کر دیا کہ شادی بھی میں نے کسی احمدی خاتون سے ہی کرنی ہے۔

چنانچہ 1964ء میں والد صاحب کی شادی محترمہ سعیدہ حسن صاحبہ بنت چوہدری محمد شریف ڈار صاحب آف لائل پور سے ہوگئی۔ شادی کے وقت والد صاحب L.S.M.F یعنی چھوٹے ڈاکٹر تھے اور چھانگا مانگا میں تعینات تھے۔ اس کے بعد لالہ موسیٰ میں تبادلہ ہو گیا جہاں کچھ عرصہ ملازمت کی۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ 1965ء کی جب جنگ ہوئی تو ہمارے گھر میں نہ اخبار آتا تھا نہ ریڈیو خرید سکتے تھے تاکہ روزانہ کی خبریں ہی سن لیں۔ چنانچہ خبریں سننے کیلئے روزانہ ڈیوٹی سے پہلے ایک کھوکھے پر جا کر چائے کا کپ پیتا اور ریڈیو پر خبروں سے ملکی حالات سے آگاہی ہوتی تھی۔ اس دوران لالہ موسیٰ میں ہی ہم دو بہن بھائی پیدا ہوئے۔ ایسے میں والد صاحب کو خیال آیا کہ MBBS کر لیا جائے۔ چنانچہ والد صاحب نے لاہور سے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج سے 1969ء میں MBBS پاس کیا۔ والد صاحب کی تعلیم کے دوران والدہ صاحبہ گرمیاں ہم بچوں کے ساتھ لائل پور میں گزارتی تھیں کیونکہ گاؤں میں دادا جان کے گھر میں بجلی نہیں تھی اور سردیاں گاؤں میں دادا جان کے گھر رہا کرتی تھیں۔ جہاں تک والد محترم کے تعلیمی اخراجات کا تعلق ہے کچھ والدہ محترمہ کے زیور فروخت کر کے ادا کئے گئے کچھ مرکز سے قرض لے کر پورے کئے گئے تھے اور ہمارے والد محترم ہمیشہ شکر نعمت کے طور پر جماعت کے اس احسان کا ذکر کیا کرتے تھے بعد میں وہ قرض انہوں نے ادا کر دیا تھا۔

والد صاحب کا MBBS کے بعد تبادلہ چونڈہ میں ہو گیا۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ میں نے نیت کی تھی کہ اگر میں MBBS میں پاس ہو گیا تو اسی روز حضور کی خدمت میں وقف کرنے کا خط لکھ دوں گا۔ چنانچہ جب والد صاحب کا رزلٹ آیا تو (اسی دوران چونکہ نصرت جہاں سکیم پیش ہو چکی تھی) اسی روز والد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں اس تحریک کے تحت اپنے آپ کو تین سال کے لئے پیش کیا۔ والد صاحب کو تقریباً ساڑھے چار سال سیرالیون میں خدمت انسانیت کی توفیق ملی۔

چنانچہ جون، جولائی 1971ء کو آپ سیرالیون اپنی فیملی کے ساتھ پہنچے جہاں روکوپر میں جولائی 1971ء میں اپنے کام کا آغاز کیا والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ جب میں وہاں پہنچا تو مجھے ایک میڈیکل باکس دے دیا گیا جس میں چند ضروری ادویات تھیں اور پھر جب انہیں وہ عمارت دکھائی گئی جس میں کلینک کھولا جانا تھا اسے دیکھ کر بڑی عجیب حالت ہوئی۔ ایک پرانا گھر، اندرونی چھت پر جالے کیڑے مکوڑوں، مکڑیوں کی بھرمار اوپر سے برسات کے دن تھے اور چھت ٹپکتی تھی۔

آپ بتایا کرتے تھے کہ میں بہت پریشان ہو گیا پھر سوچا اب کام تو کرنا ہی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعائیں تو تھیں خود بھی دعائیں کیں کہ یا اللہ اب اسی صورتحال میں کام کرنا ہے۔ لیکن دیکھتے ہی دیکھتے خدا کے فضل سے اتنی برکت پڑی کہ آہستہ آہستہ سب پریشانیاں دور ہو گئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خاص دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے والد محترم کے ہاتھ میں غیر معمولی شفاء رکھ دی اور غیر از جماعت مریض دور دور سے اس احمدی ڈاکٹر سے علاج کروانے آتے تھے۔ ان میں سے بعض وزراء حکومت بھی ہوتے تھے۔ کہتے ہم نے تو صرف اسی ڈاکٹر سے علاج کروانا ہے اور اللہ کے فضل سے شفاء بھی ہوتی۔

والد محترم نہایت دعا گو انسان تھے بنی نوع انسان کا درد رکھنے والے تھے۔ افریقن قوم سے انہوں نے بہت محبت کی اور افریقن قوم نے بھی ان کی محبت کا جواب محبت سے دیا تھا۔ مجھے خوب اچھی طرح یاد ہے کہ پاکستان آ جانے کے بعد بھی سیرالیون سے کچھ لوگ خطوط کے ذریعہ والد محترم سے اپنی محبت کا اظہار کیا کرتے تھے اور والد صاحب نے ہمیشہ انہیں خطوط کا جواب دیا۔ اس کے علاوہ اگر کسی کو مالی تکلیف ہوتی تو خاکسار کے ذریعہ اور بھائی محمود الحسن کے ذریعہ سیرالیون رقم پہنچانے کا انتظام کیا کرتے تھے۔ ساتھ یہ بھی کہتے کہ معلوم نہیں بے چاروں پر کتنی مشکل آن پڑی ہے (یہ سیرالیون میں خانہ جنگی کے دوران اور بعد کی باتیں ہیں۔)

ہمارے والد صاحب بہت بہادر انسان تھے۔ خطرات سے بالکل نہ گھبراتے تھے۔ آپ نے روکوپر

میں ایک خستہ حال کلینک سے کام کا آغاز کیا لیکن جلد ہی انہیں ایک بڑا ہسپتال بنانے کی توفیق مل گئی۔ دوپہر تک والد صاحب پرانے کلینک میں ہی مریض دیکھا کرتے تھے اور شام کو نئے ہسپتال کی عمارت کی تعمیر کی نگرانی کرتے تھے۔ ضرورت پڑتی تو کسی بھی وقت ہسپتال چلے جاتے۔ اپنے ہاتھوں سے وقارِعمل کرتے۔ یکم مئی 1974ء کو اس نئی عمارت کا جب افتتاح ہوا تو آپ بہت خوش تھے۔

احمدیہ ہسپتال روکوپر کی عمارت کی تعمیر کے سلسلہ میں والد صاحب نے بہت محنت کی۔ دوپہر کلینک سے واپسی پر بھی کام دیکھنے جایا کرتے تھے پھر گھر آ کر کھانا کھاتے اور پھر چلے جاتے۔ تعمیر کے کئی مرحلوں پر رات کو زیرتعمیر ہسپتال کی چوکیداری بھی کرتے۔ باوجود اس کے کہ ہسپتال کی زیرتعمیر عمارت کیلئے چوکیدار بھی ہوتا تھا پھر بھی اپنی تسلی کے لئے خود ہی کبھی کبھی چلے جاتے تھے اور رات گاڑی میں ہی سو جاتے تھے رات کو کئی مرتبہ اٹھ کر چیک کرتے کہ کوئی گڑبڑ تو نہیں۔ جن دنوں کھڑکیوں کے شیشے لگ رہے تھے۔ شیشے پٹی کے ساتھ جوڑے گئے۔ پٹی اگر گیلی ہوتی تو لوگ شیشہ اتار کر چوری کر لیتے اور مارکیٹ میں فروخت کر دیتے تھے۔ خاکسار کے علم میں نہیں کہ کوئی ایسا واقعہ والد صاحب کے ساتھ پیش آیا تھا یا نہیں لیکن وہ احتیاط کا پہلو اختیار کرتے تھے۔ اس لئے ان دنوں جب شیشے لگے تو والد صاحب مستقل رات کو نگرانی کرنے کیلئے ہسپتال جایا کرتے تھے۔ پہرہ دینے کی انہی راتوں میں سے ایک رات کا واقعہ ہے کہ والد صاحب جب گھر سے جانے لگے تو خاکسار کا چھوٹا بھائی ناصر محمود جو اس وقت ڈھائی تین سال کا تھا ضد کرنے لگ گیا کہ آج میں نے بھی آپ کے ساتھ جانا ہے۔ والد صاحب ہم بچوں سے بہت پیار کرتے تھے وہ اسے اپنے ساتھ لے گئے ساتھ میں اس کا فیڈر بھی رکھ لیا اور سوچا کہ گاڑی میں سلا دوں گا۔ چنانچہ رات کو ناصر محمود جب سو گیا تو اسے گاڑی میں سلا دیا۔ خود ہسپتال کی نگرانی کرتے رہے۔ رات کو جب نیند آئی تو ناصر کے پاس آ کر کار میں سو گئے۔ اچانک آدھی رات کو جب والد صاحب کی آنکھ کھلی تو عمارت کا چکر لگانے کیلئے گاڑی سے نکلے۔ ابھی اس وقت چونکہ ہسپتال میں بجلی نہیں لگی تھی۔ اور نہ کوئی سٹریٹ لائیٹ تھی۔ ہسپتال کے پچھلے حصے میں جہاں گاڑی کھڑی تھی ایک بہت بڑا گڑھا پانی کے نکاسی کیلئے کھودا گیا تھا جو ابھی خالی تھا (یہ عمارت کا ہی حصہ تھا) اور گہرا بھی بہت تھا والد صاحب اس میں گر گئے خدا تعالیٰ کے فضل سے کوئی چوٹ تو نہ آئی۔ لیکن وہ بتایا کرتے تھے کہ میں کافی دیر گڑھے میں رہا۔ باوجود کوشش کے نہ نکل سکا آوازیں بھی دیں کہ کوئی گزرتا شخص ہی سیڑھی لگا دے تا کہ نکل سکوں لیکن کوئی نہ آیا سب لوگ سو رہے تھے۔ والد صاحب کہا کرتے تھے کہ مجھے مون (ناصر محمود) کی فکر تھی کہ اگر وہ جاگ گیا تو کیا ہوگا۔ بہرحال فجر کے وقت لوگ نماز کیلئے اٹھے تو کسی کو آواز آئی اس نے سیڑھی لگا کر والد صاحب کو نکالا اور آپ نے خدا کا شکر ادا کیا کہ مون سو رہا تھا۔

ہسپتال کا کام تیزی سے مکمل کرنے کیلئے ہر طرح کا وقارِعمل کیا۔ کبھی کبھی ہم بچوں کو بھی وقارِعمل میں شامل کر لیا کرتے تھے۔ وقارِعمل کا جہاں تک معاملہ ہے جب روکوپر میں بیت الذکر کی تعمیر ہوئی تو نماز جمعہ کے بعد تمام نمازیوں کے ساتھ والد صاحب، والدہ صاحبہ اور ہم بچے بھی وقارِعمل کرتے اور بنیادوں میں مٹی بھرتے تھے۔

آپ نے 1971ء میں روکوپر میں کلینک کا آغاز فرمایا تو اسی موقع پر شمالی صوبہ کے ریذیڈنٹ وزیر نے افتتاح کے موقع پر تاریخی الفاظ فرمائے۔

”جماعت احمدیہ کی رفاہی سرگرمیوں اور خدمات کا جو مختصر خاکہ میں نے ابھی پیش کیا ہے اس سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ سیرالیون میں اس قدر مختصر عرصہ کے دوران احمدیہ مشن کی یہ کامیابی اس حقیقت کی آئینہ دار ہے کہ (دینِ حق) کی فتح کا دن قریب ہے۔

(الفضل 4 مئی 1972ء)

روزنامہ الفضل کے صد سالہ جشن تشکر نمبر (1989ء) میں والد صاحب کے متعلق یہ خبر چھپی۔

”سیرالیون میں ایک احمدیہ ہسپتال ”روکوپر“ ضلع کامبیا (Kambia) میں ڈاکٹر ایس ایم حسن صاحب نے شروع فرمایا جن کے اخلاص اور نیکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں غیرمعمولی شفاء رکھ دی کہ وہ بطور ایک فرشتہ کے مشہور ہو گئے“۔

دسمبر 1975ء میں آپ پاکستان واپس آ گئے اور پہلے چند ماہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں پڑھاتے رہے پھر آپ کا تبادلہ للیانی ضلع قصور کر دیا گیا۔ اس نئے علاقے میں آپ کچھ ہی عرصہ میں اپنی ایمانداری اور دیانت کی وجہ سے مشہور ہو گئے۔ لوگ آپ کے اخلاق کی بڑی قدر کرنے لگے۔ حالانکہ شروع شروع میں لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ احمدی ڈاکٹر ہے تو تھوڑا کھچاؤ عملہ کے رویہ میں بھی رہا اور لوگوں میں بھی۔ بعد میں اتنی برکت پڑی کہ لوگ دور دور سے علاج کے لئے آپ کے پاس آیا کرتے غیرمعمولی شفاء تھی آپ کے ہاتھ میں۔ تقریباً دو سال میں وہاں کے لوگ آپ سے اس قدر محبت کرنے لگے تھے کہ جب آپ لاہور جانے لگے تو جانے نہ دیتے تھے۔ لیکن والد صاحب کو ہماری تعلیم کی فکر تھی کہ ہم سیرالیون میں انگریزی سکولوں سے آئے تھے اور اردو سکول میں ہمیں بڑی مشکل پیش آ رہی تھی۔ چنانچہ والد صاحب نے 1978ء میں لاہور منتقل ہونے کا ارادہ کر لیا اور ہمیں آرمی کے انگریزی سکولوں میں داخل کروایا اور خود MCPS اور DA کا امتحان پاس کیا اور پھر پہلے میو ہسپتال، سروسز ہسپتال اور پھر لیڈی ولنگڈن ہسپتال میں طویل عرصہ ملازمت کی اور Senior Anesthesiest کی پوسٹ سے ریٹائرمنٹ لی۔

اپنی ملازمت کے تمام عرصہ کے دوران آپ نہایت مخلص، ایماندار اور دیانتدار مشہور تھے۔ اللہ کے فضل سے آپ موصی تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند اور نماز جمعہ بڑی باقاعدگی سے دارالذکر جا کر ادا کیا کرتے تھے اور اپنے بچوں کو بھی لے کر جاتے تھے۔

آپ کو خلافت احمدیہ سے اس قدر محبت تھی کہ اپنے بچوں کو ہمیشہ یہ نصیحت کرتے تھے کہ بیٹا خلافت بڑی نعمت ہے۔ ہمیں خلیفہ وقت کی خدمت میں خط لکھنے کی تحریک کرتے اور خاص طور پر امتحان سے پہلے معلوم کرتے کہ کیا تم نے حضور کی خدمت میں دعا کا خط لکھا ہے اگر جواب نہیں ہوتا تو کہتے اسی وقت لکھو میں پوسٹ کر دوں گا۔ خط ڈاک میں ہوتا تو ان دعاؤں کی برکتیں ہمیں پہنچنا شروع ہو جاتی ہیں۔ خاکسار کو اچھی طرح یاد ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح لاہور تشریف لاتے ہم بچوں کو چوہدری صاحب کی کوٹھی پر ملاقات کے لئے لے کر حاضر ہو جاتے۔ وہ تو خلافت کے دیوانے تھے اور یہی دیوانگی وہ ہم میں دیکھنا چاہتے تھے خاکسار کی مرزا ظفر احمد صاحب شہید سے شادی اکتوبر 1988ء میں ہوئی تو شادی کے بعد خاکسار جاپان چلی گئی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جولائی 1989ء میں جاپان تشریف لائے اور خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے ہم دونوں نے (خاکسار اور خاکسار کے شوہر مرزا ظفر احمد صاحب شہید نے) خلافت رابعہ کی قربتوں کے خوب مزے لوٹے۔ اتفاق سے اسی سال 8/اگست 1989ء کو محترم والد صاحب کی صد سالہ جوبلی کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے بابرکت موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات ہوئی تو جاپان کا ذکر بھی چلا اور ہمارا ذکر بھی چلا تو والد صاحب نے خاکسار کو پاکستان جانے کے بعد خط میں لکھا کہ میں آپ دونوں (یعنی ہم دونوں) سے بہت خوش ہوں کیونکہ خلیفہ وقت تم دونوں سے بہت خوش ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ والد صاحب کی اسی ملاقات کے دوران جب ہمارے متعلق بات ہوئی تو حضور نے بڑی شفقت سے فرمایا کہ آپ کی بیٹی نے آپ کا صحیح تعارف نہیں کروایا۔ بات دراصل اس طرح ہوئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح جب جاپان تشریف لائے اور خاکسار سے ملاقات کے دوران ایک ہی دن میں دو مرتبہ یہ سوال کیا۔ ایک مرتبہ ٹوکیو میں صبح کے وقت اور پھر اسی روز شام کو ناگویا میں یہ دریافت فرمایا تم کون ہو؟ کن کی بیٹی ہو؟ جس پر خاکسار نے ہر دو مرتبہ یہی جواب دیا کہ میں ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب جنہوں نے سیرالیون میں نصرت جہاں کے تحت وقف کیا تھا ان کی بیٹی ہوں جس پر حضور خاموش ہو جاتے۔ چنانچہ 1990ء میں جب خاکسار جلسہ سالانہ برطانیہ پر حضور سے ملاقات کرنے گئی تو حضور نے بہت خوشی سے اپنا پُرشفقت ہاتھ خاکسار کے سر پر پھیرا اور فرمایا (شاید یہ بھی کہا کہ تم نے کمال کر دیا) تم نے بتایا کیوں نہیں کہ تم ہمارے حسن صاحب لاہور والوں کی بیٹی ہو، تب خاکسار نے عرض کی کہ حضور مجھے معلوم نہیں تھا کہ میرے والد صاحب کو آپ اس حوالے سے جانتے ہیں۔ اور حضور بہت خوش تھے کہ خاکسار ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب کی بیٹی ہے۔

دسمبر 2001ء میں جب والد صاحب کی وفات ہوئی تو وفات سے قبل ان کی شدید خواہش تھی کہ اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہونے سے پہلے ایک مرتبہ حضور سے ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہو جائے۔ لیکن تقدیر مبرم تھی مہلت نہ ملی چنانچہ 63 برس کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹی اور تین بیٹوں سے نوازا۔ جس میں سے ایک بیٹا ناصر محمود (پیدائش سیرالیون) بعمر اکیس سال 1993ء میں فوت ہو گیا تھا۔ آپ کی باقی اولاد حیات ہے۔ آپ کی تمام اولاد خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی ہے۔ نیز بہوئیں بھی موصیہ ہیں۔ آپ کے اکلوتے داماد خاکسار کے شوہر مرزا ظفر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے 28 مئی 2010ء کو سانحہ لاہور میں شہادت کا مرتبہ عطا فرمایا ہے۔

ظفر صاحب کی شہادت کے بعد بہت سے ملکوں کے وفود ہمارے گھروں میں تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ چنانچہ جب براعظم افریقہ کا وفد ہمارے گھر تعزیت کے لئے تشریف لایا تو ان میں سے ایک صاحب نے ڈرائنگ روم میں والد صاحب کی تصویر دیکھتے ہی کہا یہ ڈاکٹر حسن صاحب ہیں۔ ان سے آپ کا کیا رشتہ ہے۔ خاکسار نے تعارف کروایا کہ میں ان کی بیٹی ہوں۔ چنانچہ انہوں نے بتایا کہ وہ سیرالیون سے آئے ہیں (سیرالیون کے دو نمائندگان میں سے ایک وہ تھے اور ان کا تعلق روکوپر سے تھا) اور آپ کی والدہ صاحبہ سے میں نے قرآن کریم پڑھا ہے۔ وہ سیرالیون کی مرکزی عاملہ میں جنرل سیکرٹری تھے اور ان کا نام مکرم جمال الدین محمود ہے۔ چنانچہ انہوں نے والدہ صاحبہ سے بھی ملاقات کرنے کی خواہش کی۔

خاکسار کو اپنے والد محترم کی ایک بات ہمیشہ یاد رہی آپ فرمایا کرتے تھے کہ بیٹا آج تم جس مقام پر ہو یہ احمدیت کی وجہ سے ہے اور جو برکتیں تم لوٹ رہے ہو یہ اس وقف کی ہیں جو چند سال سیرالیون میں گزارے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نیتوں کو قبول کرنے والا ہے اور دلوں کا حال بھی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بزرگوں کی دعاؤں کو ہمارے حق میں قبول فرماتے ہوئے ان کے منشاء کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

خدا کی راہ میں خرچ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خطبہ جمعہ 22 مئی 1998ء میں سورۃ محمد آیت 39 کی تلاوت کے بعد فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے......سنو تم ہی وہ لوگ ہو جن کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے بلایا جا رہا ہے۔ یہ ایک بہت بڑے اعزاز کا فقرہ ہے۔ اگر آپ غور کریں تو دل اللہ تعالیٰ کی حمد میں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس حال میں ڈوب جائیں گے کہ ہمیں مخاطب کر کے خدا فرما رہا ہے کہ تمہیں چن لیا گیا ہے اور یہ صورت حال آج سوائے جماعت احمدیہ کے کسی پر صادق نہیں آتی ......ھؤلاء کے لفظ نے ایک مزید زور پیدا کر دیا۔ سنو! سنو! تم ہی تو وہ ہو جن کو اس بات کی طرف بلایا جا رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو......لیکن یاد رکھو کہ اگر بخل سے کام لو گے تو اپنے نفس کے خلاف بخل سے کام لے رہے ہو گے۔ تمہیں اس بخل کا کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ بلکہ الٹا نقصان ہے اور آنے والا وقت ثابت کر دے گا کہ خدا کی راہ میں ہاتھ روک کر خرچ کرنے کے نتیجے میں تمہیں روحانی نقصان جو پہنچنا تھا پہنچا مالی نقصان بھی بہت پہنچا ہے۔

(روزنامہ الفضل 3 اگست 1998ء)

احباب و خواتین سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جات صدر انجمن احمدیہ (فضل عمر ہسپتال) کی مد امداد نادار مریضان میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم یاسر نوید صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ربوہ سے لاہور واپس آرہے تھے کہ موٹروے پر ان کو کار حادثہ کی وجہ سے شدید چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا عابد بیگ صاحب ٹاؤن شپ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے زلف مکرم شیخ عامر احمد صاحب لندن یو۔کے دماغی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور وہاں کے مقامی ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ طاہرہ عزیز صاحبہ کھوکھر علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ایک مہینے سے سر میں درد ہونے کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ڈاکٹر عبدالشکور صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ شیخ زاید ہسپتال کے CCU میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم عامر شہزاد عادل صاحب معلم سلسلہ جماعت احمدیہ میرا بھڑکا ضلع میرپور آزاد کشمیر تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 29 جنوری 2012ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ خاکسار کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام خاقان احمد عادل عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب آف نبی سرروڈ ضلع عمرکوٹ کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مہار مرحوم آف محمود آباد سٹیٹ ضلع عمرکوٹ کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد یونس طاہر صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے دوست مکرم زاہد محمود صاحب ویل ویئر ٹیلرز کالج روڈ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 27 جنوری 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام اشعر احمد زاہد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم عبدالرشید صاحب بشیر آباد ربوہ کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور جماعت کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم خواجہ منظور صادق صاحب سیکرٹری اشاعت و تصنیف جماعت احمدیہ راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نواسی فضہ فواد بنت مکرم فواد احمد راٹھر صاحب آف دارالعلوم شرقی برکت ربوہ نے پونے سات سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کر لیا ہے۔ عزیزہ کی والدہ نے بڑی محنت اور لگن سے صرف چھ ماہ میں فضہ کو قرآن مجید پڑھایا۔ مورخہ 31 مارچ 2012ء کو خاکسار کے گھر آمین کی تقریب ہوئی۔ جس میں خاکسار نے بچی سے قرآن مجید سنا اور دعا کرائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو قرآن مجید کی برکات سے حصہ وافر عطا فرمائے اور اسے والدین اور ہم سب کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

تقریب آمین

حسن بلال چیمہ واقف نو ابن مکرم عصمت رسول چیمہ صاحب نصیر آباد سلطان ربوہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 24 مارچ 2012ء کو ان کی تقریب آمین ان کی رہائش گاہ پر ہوئی۔ جس میں محلہ نصیر آباد حلقہ سلطان کی صدر صاحبہ لجنہ نے حسن بلال سے قرآن کریم کے مختلف حصص سنے اور دعا کروائی۔ موصوف مکرم غلام رسول چیمہ صاحب مرحوم آف دھیر کے کلاں حال مقیم محلہ دارالصدر شمالی کے پوتے اور مکرم چوہدری عبدالمنان دھدرا صاحب آف مانگا چانگریاں ضلع سیالکوٹ حال مقیم محلہ دارالصدر جنوبی کے نواسے ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قرآن کریم سے سچی محبت کرنے والا، باقاعدگی سے روزانہ تلاوت کرنے والا اور اس کی تعلیمات کو سمجھتے ہوئے اس پر عمل کرنے والا بنائے۔ آمین

حب مسان
بچوں کے سوکھا پن اور لاغری کیلئے
کیلسی ماب
مٹی چھڑانے اور بچوں میں خون اور کیلشیم کی کمی دور کرتا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476212382 فیکس: 0476211538

نکاح

مکرم محمد یعقوب صاحب زعیم انصار اللہ ناصر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کے بیٹے مکرم تصور اقبال صاحب لیکچرار ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ لبیبہ نگہت صاحبہ بنت مکرم منور احمد صاحب دارالیمن وسطی ربوہ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 28 مارچ 2012ء کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے کیا احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت بنائے اور اپنے فضل اور رحمت کی بارش نازل فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

قانون و انصاف کمیشن آف پاکستان اسلام آباد میں جوائنٹ سیکرٹری، سٹینو گرافر اور اسسٹنٹ کی آسامیاں خالی ہیں۔

ڈسٹرکٹ آفس سول ڈیفنس اوکاڑہ میں 5 سالہ کنٹریکٹ پر بھرتی کیلئے ضلع اوکاڑہ کے سکونتی امیدواروں سے "بم ڈسپوزل ٹیکنیشن" کی آسامی کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

NRSP مائیکرو فنانس بینک کو آفس سٹاف اور فیلڈ سٹاف کی ضرورت ہے۔

نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی NUST (کراچی) کو لیب انجینئر کی آسامی کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

ملٹری کالج مری، اپر ٹوپہ مری میں درج ذیل آسامیاں خالی ہیں۔

سٹینو ٹائپسٹ، نرسنگ آفیسر میٹرن، اکاؤنٹنٹ سی پی ریٹائرڈ این سی او یا سول حوالدار ریٹائرڈ یا میس سپر وائزر، آرٹ ٹیچر، ہینڈی کرافٹ ماسٹر، ایکسچینج سپر وائزر، یوڈی سی، سگنل او ایس پی یا سول، ایل ڈی سی، وائر مین، ڈرائیور، کک، ہیڈ ویٹر/ ویٹر، مسالچی/ تندورچی، گراؤنڈ مین/ پکر/ ہیڈ گارڈنر/ مالی گارڈنر/ مالی، نائب قاصد /میسنجر، چوکیدار، روم بوائے اور سویپر۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 27,26 مارچ 2012ء کے اخبارات جنگ اور ڈان ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت و تجارت)

گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

خبریں

دہی کھانے والے دل کے دورے سے محفوظ رہ سکتے ہیں

دہی کھانے والے دل کے دورے سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ برطانوی اخبار کی رپورٹ کے مطابق بائیوٹیکنالوجی کے ماہرین نے کہا کہ ہمارے معدے میں سوٹریلین مائیکروبز ہوتے ہیں، جو ہمیں جراثیم سے محفوظ رکھتے ہیں۔ ان مائیکروبز کی موجودگی سے انسان صحت مند رہتا ہے۔ یہ مائیکروبز انسانی جسم کو توانائی فراہم کرتے ہیں اور وٹامن بناتے ہیں۔ دہی میں موجود اجزاء ان مائیکروبز کو بنانے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔

(روزنامہ دن 8 مارچ 2012ء)

پاکستان میں 63 لاکھ سے زائد افراد شوگر میں مبتلا ہیں

دنیا میں اس وقت ایک ارب افراد بلڈ پریشر کا شکار ہیں، جن میں 50 فیصد اموات کا سبب بلڈ پریشر ہے۔ پاکستان میں 63 لاکھ سے زائد افراد شوگر کے مرض میں مبتلا ہیں، 71 لاکھ افراد میں اس مرض کی ابتدائی علامات پائی جاتی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار قومی اور بین الاقوامی یونیورسٹیز سے وابستہ معروف طبی ماہرین نے پاکستان اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن (پیما) کے تحت جاری بین الاقوامی کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

(روزنامہ ایکسپریس 15 مارچ 2012ء)

داخلہ کلاس ہفتم و نہم 2012ء

(ناصر ہائیر سیکنڈری سکول دارالیمن ربوہ)

۞ ناصر ہائیر سیکنڈری سکول دارالیمن وسطی ربوہ میں امسال کلاس ہفتم و نہم میں داخلہ محدود نشستوں پر دستیاب ہے۔ داخلہ کے خواہشمند طلبہ سے درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل شیڈیول کے مطابق سکول سے رابطہ کریں۔

فارم کی دستیابی مورخہ 8/اپریل 2012ء تک ہوگی۔ داخلہ ٹیسٹ مورخہ 10/اپریل کو صبح 9 بجے ہوگا۔ انٹرویو مورخہ 11 اپریل کو صبح 9 بجے ہوگا۔ میرٹ لسٹ مورخہ 11 اپریل کو بوقت 6 بجے شام آویزاں کی جائے گی۔ واجبات مورخہ 12 تا 14/اپریل 2012ء تک ادا کئے جا سکتے ہے۔ کلاسز کا آغاز 15 اپریل 2012ء کو ہوگا۔

نوٹ: داخلہ ٹیسٹ صرف انگریزی کے مضمون کا ہوگا۔

(پرنسپل ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

عجائبات عالم

دنیا کا سب سے بڑا گھڑیال بگ بن

عالمی شہرت رکھنے والا دنیا کا سب سے بڑا گھڑیال بگ بن (Big Ben) عظمت اور افادیت کے لحاظ سے دنیا کے عجائبات میں شمار ہوتا ہے جو برطانیہ کے دارالعوام (ہاؤس آف کامن) کے گھنٹہ گھر پر نصب ہے۔ بگ بن اس گھنٹہ گھریا گھڑی سے منسوب ہے جو لندن والوں کو اس دور میں بھی سکون اور طمانیت کا درس دیتی تھی جب نازی جرمنی کی فوجیں دوسری جنگ عظیم میں لندن کی اینٹ سے اینٹ بجا رہی تھیں اور لندن والے سرنگوں اور زیر زمین عمارتوں میں پناہ لئے ہوئے تھے۔ اس گھڑیال کا اس عالمی جنگ کے دوران لندن پر کی جانے والی لا متناہی بمباری کے دوران بھی کچھ نہیں بگڑ سکا تھا اس کی آواز سب سے پہلے 31 دسمبر 1914ء کو پہلی جنگ عظیم کے دوران ریڈیو سے نشر کی گئی تھی۔

اس دیو ہیکل گھڑیال کو ٹیرن آف گرم تھارپ 'ایڈمنڈ بیکٹ' (Edmund Beckett) نے ڈیزائن کیا۔ یہ وائٹ چیپل فاؤنڈری میں 40 ہزار پونڈ کی لاگت سے تیار ہوا۔ موجودہ گھنٹی کا وزن ساڑھے 15 ٹن ہے۔ گھڑیال کے چہرے یا ڈائل کا قطر 23 فٹ جبکہ گھنٹے اور منٹ کی سوئیوں کی لمبائی علی الترتیب 9 فٹ اور 14 فٹ ہے۔ پورا، نصف اور ربع گھنٹہ بجانے کیلئے 400 پونڈ وزنی ہتھوڑا گھنٹی پر ضرب لگاتا ہے۔

گھنٹہ گھر کے مینار کی اونچائی 320 فٹ ہے جو 40 فٹ مربع پائے پر تعمیر کیا گیا۔ لندن کے لوگ عام طور پر اسی بگ بن سے اپنی گھڑیوں کے اوقات درست کرتے ہیں۔ اسے رات بھر روشن رکھا جاتا ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران اس کا مینار بھی بمباری کا نشانہ بنا اور گھنٹے کے سامنے والی بالکونی کو نقصان پہنچا۔ 1963ء میں انکشاف ہوا کہ یہ ایک طرف 15 انچ کے قریب جھک گیا ہے۔

بگ بن کی آواز بی بی سی (BBC) سے دنیا بھر میں سنی جاتی ہے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 5/اپریل

طلوع فجر	4:26
طلوع آفتاب	5:50
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	6:32

درخواست دعا

۞ مکرم منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے دو چھوٹے بھائی مکرم ملک محمود احمد صاحب کینیڈا اور مکرم پرویز احمد ملک صاحب لاہور ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ آجکل دونوں کی حالت زیادہ قابل فکر ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو کامل شفا دے کر صحت و سلامتی کے ساتھ باعمر فرمائے۔ آمین

جرمن وکیوریٹو ہومیو ادویات
ہر قسم کی جرمن وکیوریٹو ادویات کی وسیع ترین رینج کی خریداری کیلئے تشریف لاویں نیز سادہ گولیاں، ٹیوبز و ڈراپرز، 117 ادویات کا بریف کیس بھی دستیاب ہے
ڈاکٹر راجہ ہومیو کالج روڈ ربوہ
فون: 0476213156

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

ضرورت سٹاف
ایف اے پاس لیڈی سٹاف کی ضرورت ہے۔
مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
03156705199
047-6213944,6214499

احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
عزیز کلاتھ ہاؤس
لیڈیز اینڈ جینٹس سوٹنگ شادی بیاہ کی فینسی اور کامدار ورائٹی دستیاب ہے۔
کارنر بھوانہ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
فون: 041-2623495-2604424

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209
Skype id:alreheman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

ربوہ میں جدید سہولیات اور ماہر لیڈی ٹیچرز کی محنت ایک ساتھ
NEW PARADISE ACADEMY
Oxford Syllabus | Computer Lab | Library | Pick& drop facility
پلے گروپ سے 8th کلاس تک داخلے جاری ہیں
99۔ مسرور ٹاؤن۔ نصرت آباد ربوہ 0332-7056211 پرنسپل حافظہ عطیۃ الجلیل

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ فون دکان 6212837
Mob:03007700369

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

FR-10

BETA ®
PIPES
042-5880151-5757238